رسالہ

اصلاح

(یہ رسالہ سنی شیعہ نیچری وہابی سب کیلئے ہے)

نمبر ۶ | بابت ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۱

نمبر	فہرست مضامین	اسماء مضمون نگاران	صفحہ
۱	اصلاح پبلشنگ کمپنی	اڈیٹر	۲
۲	تفسیر شیعہ	"	[illegible]
۳	ڈاکٹر عبداللہ سہروردی کی تقریر	"	۲۳
۴	امام زمانہ کسکا مراد ہے	جناب ابو الفاروق صاحب بدایونی	۲۶
۵	طلسم سلیمانی یا خلیفہ ثانی	اڈیٹر	۳۲
۶	تنبیہ الاشرار	"	۳۳
۷	پچپلی غلطی کا اثر	"	۳۹
۸	سائنس اور اسلام	جناب سید محمد صاحب بی اے	۴۲
۹	فساد محرم	اڈیٹر	۴۵
۱۰	نزاع شیعہ و سنی پر پیسہ اخبار کی رائے		۵۱
۱۱	الواقعات		۵۳
۱۲	العالم الاسلامیہ		۵۶
۱۳	[illegible]		۵۵
۱۴	[illegible] شیعہ کانفرنس	جناب مولوی علی غضنفر صاحب	۵۰
۱۵	[illegible] حصہ ۲	جناب [illegible]	۱۰۹
۱۶	[illegible]	اڈیٹر	[illegible]

مرتبہ سید علی حیدر

بمطبع اصلاح کھجوہ ضلع سارن سے شائع کیا گیا

نظیر حسین پرنٹر و پبلشر

مظفری یتیم خانہ جناب مولانا سید مہدی شاہ صاحب از سنگاپور ملک چین خریدار اصلاح ۳۲۵ میزان سابق ۳۲۰۶ اب اصلاح این بھائی غور فرمائیں کہ اس سال مین آپنے کیا جمع کیا اور کب تک ہزار کی رقم پوری ہوگی جو یتیم خانہ کیلئے ۱۰۰۰۰ احتیاج کیا گیا ہے۔ (امانت حافظ علی حسین صاحب ساکن پکھو پا ضلع بستی کیلئے بھی جناب ممدوح نے مرحمت فرمایا)

الفیہ علامہ کنتوری - الحمد للہ کہ دوسرا حصہ اسکا بھی چھپ کر آگیا جہانتک جلد ہوسکے مومنین طلب کرین - قیمت ۱۲ ار جناب مولوی غلام حسنین صاحب جا مر والہ میرٹھ سے طلب فرمائین

روئداد آل انڈیا شیعہ کانفرنس الحمد للہ روئداد شیعہ کانفرنس منعقدہ لکھنؤ چھپکر شائع ہوگیا جس سے پورے حالات اس شیعہ کانفرنس کے معلوم ہوتے ہین با اعتبار چھپائی - اور کاغذ بھی نہایت عمدہ چھپا ہے جو لوگ شیعہ کانفرنس مین بذات خاص شریک نہو سکے انکو لازم ہے کہ مولوی سید علی غضنفر صاحب سکرٹری شیعہ کانفرنس پاٹانالہ لکھنؤ سے بقیمت طلب کرین اگرچہ روئداد پر قیمت درج نہین ہے مگر بظاہر ۸ سے کم نہونا چاہئے۔

اس روئداد کا مالی نتیجہ یہ ہے کہ فیس ممبری اور وزیٹری یا اور کسی قسم کی امانت سے جو رقم جمع ہوئی بجائے اسکے کہ کچھ پس انداز ہوتا مالا بہ شیعہ کانفرنس کا فاضل ہے جسکے مطلب یہ ہوئے کہ قوم اس رقم کی مدیون ہے کم سے کم اسکو اندر یکماہ ادا ہونا چاہئے

آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ

کے اجلاس دوم کی تاریخین پہلے - ۲۱-۲۲-۲۳ - نومبر مقرر تھی اب ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - دسمبر مقرر کی گئی اور ڈیپوٹیشن بھی روانہ ہوگیا لہذا جہانتک جلد ہوسکے مومنین اسمین شرکت کرین فیس ممبری عہ - فیس وزیٹری عہ - جملہ مراسلات بنام مولوی علی غضنفر صاحب سکرٹری شیعہ کانفرنس پاٹانالہ ہونا چاہئے۔

شکریہ معاونین اصلاح

اس ششماہی اول مین چہارصد خریداران اصلاح خارج ہوچکے جنکے ویلو واپس آئے - اور جدید خریدارونکی تعداد ہنوز نصف بھی پوری نہوئی جس سے آپ سمجھ سکتے ہین اپکا یہ قومی پرچہ کسقدر ترقی کر رہا ہے - افسوس قوم کی احساس مین یہ کمی - اسماء معاونین مع شکریہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار		وصولی	واپسی	نمبر شمار		وصولی	واپسی
۲۶	جناب سید محمد المحسن صاحب بلرام پور گونڈہ	۲	لہ	۳۱	جناب منشی سید اخلاق احمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	لہ	۰
۲۷	جناب سید ترب حسین صاحب	۲	۰	۳۲	جناب مرزا محمد عباس صاحب محرر رجسٹری	لہ	۰
۲۸	جناب سید ابو القاسم صاحب معرفت لبھو نیبیجی زینیہ	لہ	۰	۳۳	جناب مرزا محمد وزیر حسین صاحب اوورسیر لوکل فنڈ	لہ	۰
۲۹	جناب مولوی سید محمد رضی صاحب نامری	لہ	۰	۳۴	جناب سید سجاد حسین صاحب مئو	لہ	۰
۳۰	جناب مولوی نظیر حسین صاحب جنار	لہ	۰	۳۵	جناب منشی اشارت حسین صاحب علاوہ سابق	لہ	۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاح

جلد ۱۱	بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ	نمبر ۶

الحمد للہ ثم الحمد للہ

(۱) کہ آج چھ مہینہ کی کوششوں پر نتیجہ حاصل ہوا کہ مدۃ پہلے ہفتہ میں حاضر ہو رہا ہے۔ اور فضل خدا سے امید ہے کہ آیندہ اس سے بھی زیادہ بہ پابندی وقت شایع ہو۔ واللہ علی کل شی قدیر

(۲) قوم کی توجہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب پرچہ بند کرنیکا ارادہ کیا تو ہر طرف سے صدائے آوا ویلا بلند ہوئی کہ خدا کیلئے پرچہ نہ بند کیا جائے بعد اشاعت یہ نوبت آئی کہ اسوقت تک چارسو ویلو واپس آئے اور ہنوز سلسلہ جاری ہے

(۳) چونکہ ویلو کا فارم بہت خراب نکلا ہے جس سے تمام اخبار والونکو تکلیف ہو رہی ہے۔ لہذا جن حضرات نے ویلو وصول کیا ہے اور اونکے نام پرچہ نہیں جاتا کیونکہ ڈاکخانہ والوں نے اکثر ناموںکو غلط لکھا ہے۔ وہ براہ کرم مطلع فرمائیں کہ کس تاریخ کو اونہوں نے وصول کیا نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے ورنہ تعمیل نا ممکن ہے

رسید وصولی زر حصہ داری اصلاح پرنٹنگ کمپنی

نمبر		تعداد حصہ	وصول
۵۶	جناب مرزا علی محمد صاحب خریدار اصلاح ۳۰۲۷ ساکن خضری محلہ لاہور (منافع اسکی بحق یتیمخانہ محفوظ ہیں بغرض ترویح والدین مرحومین انکے)	۱حصہ	عہ
✗	....	✗	✗
✗	....	✗	✗
✗	....	✗	✗

میزان سابق للعہ ۵۵ میزان کل للعہ ۶۵

اصلاح پرنٹنگ کمپنی

حق یہ ہے کہ جس قوم کے ادبار کا زمانہ آتا ہے ہزاروں کوششیں نہ وہ زندہ ہوتی ہے نہ اوسکا نام بلند ہوتا ہے گذشتہ واقعات
کے یاد کی تو ضرورت نہیں سبکو معلوم ہے اخباری دنیا میں جب ہم معدوم تھے صرف اصلاح نے علم اصلاح
بلند کیا سنیوں کے صدہا اخبار تھے جو شب و روز حملہ آور ہوتے مگر ہم جواب دے سکتے پیسہ اخبار وفادار لاہور۔ وکیل امرتسر
توہین مذہب شیعہ میں صدہا مضامین شایع کرتے۔ اور شیعہ خون جگر پیکر رہجاتے۔ یہانتک کہ سنہ ۱۸۹۳ میں مرادآباد سے نصیحۃ الشیعہ
خاص مناظرہ میں نکلا جسکے جواب میں شیعوں کی طرف سے چند نمبر استبصار الشریعہ شایع ہوا اور روشنی
مگر نہ ہمیں قومی مضامین ہوتے نہ اخباری حیثیت بلکہ سنیوں کی کتاب کا جواب تہا جو بصورت ماہوار رسالہ شایع ہوتا
یہانتک کہ دلگداز نے جو مشہور شرر ناول نویس کا ناولانہ رسالہ تہا۔ ایسے ایسے مضامین مادر گرامی جناب امام
زین العابدین علیہ السلام کی نسبت شایع کیے کہ مومنین کے دل زخمی ہوے۔ اوسکی تیزی یہانتک بڑہتی
گئی کہ آخر حضرت سکینہ بنت الحسین علیہما السلام کا ناول شایع کیا۔ اس ناول نے ہمکو مجبور کیا کہ
اصلاح کو شایع کروں جسنے چند ہی روز میں اپنے فرقہ حقہ کو ایسا بیدار کیا کہ اب فضل خدا سے اسکی
انجمنیں بہی قائم ہوئیں۔ شیعہ کانفرنس کی بہی بنیاد پڑی متعدد اخبار و رسائل بہی نکلے اور نکل رہے ہیں
ایک زمانہ یہ تہا یا اب یہ زمانہ آگیا کہ اصلاح کی آواز اب کسی کان میں نہیں پڑتی ۸ مہینہ سے اصلاح پرنٹنگ کمپنی
کی تحریک ہو رہی ہے کہ پچیس ہزار کے قومی سرمایہ سے ایک کمپنی قائم کیجائے تاکہ ترجمہ قرآن مطابق مذہب حق شایع ہو
اور شرح و ترجمہ نہج البلاغہ جسکی ابتدائی آواز پر قوم نے اس مستعدی سے صدائے لبیک بلند کی کہ امید ہوئی اسی
سال کمپنی قائم ہو جائیگی۔ قوم کے اصرار سے قواعد و ضوابط بہی جلد شایع کر دیے گئے۔ مشین و کاغذ کی کمپنیوں سے مراسلات
بہی شروع کر دی گئی۔ مگر نتیجہ کیا ہوا۔ کہ آٹھ مہینہ میں ۷۶۵ لہ وصول ہوا)
جس سے نہ کوئی کام ہو سکتا ہے نہ مشین آسکتی ہے نہ کاغذ۔
ہم جانتے ہیں زمانہ قحط کا ہے۔ ہماری قوم نادار ہے ہمارے روسا کو ادہر توجہ نہیں غربا پر سارا بار ہے۔ مگر آنکہہ کہولکر دیکہیے
اسی زمانہ مصیبت میں دوسری قومیں کیا کر رہی ہیں لاکہوں کے سرمایہ سے کالج کہل رہا ہے عمارتیں بن رہی ہیں
کمپنیاں قائم ہو رہی ہیں جنکا سرمایہ لاکہ ہے کہیں دو لاکہ۔ تو کیا ہم ایسے گئے گذرے ہیں کہ دس ہزار کا بہی سرمایہ
نہیں فراہم کر سکتے۔
حاشا و کلا ہم ہرگز ایسے نادار نہیں ہیں۔ مگر قومی ہمدردی مفقود ہے۔ احساس جاتا رہا ہے نہ اتحاد ہے نہ اتفاق
جو قومی ضرورت کو اپنی ذاتی ضرورت سمجہیں ورنہ کیا نہیں کر سکتے۔
بمبئی میں ہمارے اہل تعارف جنسے اچہی ملاقاتیں ہیں بہت کثرت سے ہیں جنکو خطوط بہی لکہے گئے اور
صہ ہر طرح سے اسکی ضرورت سمجہائی گئی۔ مگر کسیکو جوش نہ آیا ورنہ وہ بہت کچھ کر سکتے تھے الا مکرمی سید اشرف علی صاحب تاجر جو سادات بارہہ سے ہیں اس مستعدی سے آمادہ ہیں کہ بحر جزاہ اللہ خیرا۔ میں کیا معاوضہ دے سکتا ہوں
ہاں جن حضرات نے ابتدا میں وعدہ خریداری حصہ کیا تہا وہی اگر ایفائے وعدہ کرتے تو آج کم سے کم پانچ ہزار روپیہ فراہم ہو جاتا کہ رجسٹری کرائی جاتی۔ اے خدا تو اپنے دین حق کی مدد کر اور وہ روز بد نہ دکہا
کہ دشمن شماتت کریں کیونکہ تجربہ ہمارا آ رہا ہے سات سو کی عدد مبارک نہیں یتیمخانہ فنڈ بہی سات سو پر رکا ہوا ہے۔ اور اصلاح پرنٹنگ کمپنی بہی سات سو سے آگے نہیں بڑہتی۔ اڈیٹر

مانتے ہیں انکو تو ذرہ برابر بھی اسمیں شک نہ ہوگا کہ حضرت نے اپنے مابعد کے زمانہ کو تین حصہ پر تقسیم کیا ہے اول شر۔ بعدہ خیر۔ بعدہ شر۔

تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خلفائے ثلثہ کا زمانہ جو سب سے پہلے حضرت کے بعد ہوا زمانہ شر نہ تھا۔ کیونکہ اسکا دعوے کرنے والا وہی ہو سکتا ہے جو رسول اللہؐ کا تکذیب کرنے والا ہو۔ اسلئے کہ حضرت نے صریح لفظوں میں فرمایا ہے میرے بعد پہلے زمانہ شر ہے۔ پھر زمانہ خیر۔ پھر زمانہ شر۔ تو اگر زمانۂ جناب امیرؑ کو خارج بھی کر دیں تو شریت زمانہ ابوبکر کی برات کیونکر ہو سکتی ہے۔ دیکھئے دوسری حدیث اُسی کتاب کنز العمال میں ہے ۹۳۵ قلت یا رسول اللہ ھل بعد ھذا الخیر من شر قال شر و فتنہ قلت فھل بعد ذلک الشر من خیر قال ھدنہ علے دخن وجماعۃ علی اقذاء فیھا دعاۃ الی النار

جس میں وہی تصریح ہے کہ حضرت کے بعد کا زمانہ شر ہے اور زمانہ فتنہ ہے۔ اور اسکے بعد زمانہ خیر ہے جو صاف نہیں ہے اُسمیں بہت سے دعاۃ الی النار ہونگے کہ لوگوں کی دعوت کرینگے آتش جہنم کیطرف۔

اب حضرات اہل سنت ایمان سے فرمائیں کہ حضرت کے بعد وہ کونسا زمانہ شر و فتنہ تھا جسکے بعد خیر ہوا۔ کیونکہ بعدیت کا سلسلہ تو خلافت اول سے قائم ہے جو بہر طور زمانہ شر و فتنہ ہے۔ تو اب اُسکو چھوڑ کر فتنہ طلحہ و زبیر کیونکر اول فتنہ ہو سکتا ہے

(۲) حضرت نے پھر اُسکی تشریح فرمائی ہے کہ آپ کے بعد والا زمانہ کیونکر زمانہ شر ہوگا فرمایا وہ اسطرح ہوگا کہ ہمارے بعد ایسے لوگ امام بنیں گے جو نہ ہماری ہدایت پر چلینگے نہ ہماری سنت پر رفتار کرینگے۔ بلکہ اُنکے دل شیطان کے دل ہونگے جسم انسان میں۔

خلفائے ثلثہ کا مصداق سیکون ائمہ بعدی لا یہتدون بہدیتی ہوتا

اگرچہ ہزاروں دلایل وواقعات سے ثابت ہو مگر ہم ایسی دلیل واضح دیتے ہیں جسکے بعد پھر کسی کو شک بھی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ بعد شیخین جب خلافت پیش کی گئی ہے تو اسمیں کتاب وسنت کے ساتھ اتباع سیرت شیخین بھی پیش کی گئی جس سے جناب امیرؑ نے انکار کیا۔

تو اب معلوم ہوا کہ سیرت شیخین اسکے علاوہ تھی جو حضرت کی ہدایت وسنت کا حکم تھا کیونکہ اگر دونوں میں اتحاد تھا تو اسکے علٰحدہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اور اگر وہ سیرت صحیح ہوتی یا مطابق حکم خدا ورسول تو جناب امیرؑ اس سے انکار نہ کرتے جس سے خلافت سے بھی محروم ہونا پڑا جسکے مطلب یہ ہو کہ حضرت کو خلافت سے باز آنا منظور ہوا مگر یہ نہ منظور ہوا کہ سیرت شیخین پر عمل کریں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ جناب امیرؑ نے جو اس شرط کو نامنظور کیا تو اچھا کیا یا بُرا کیونکہ یہ بحث علٰحدہ ہے اور دنیا داری کے خلاف ضرور ہے مگر یہ تو بہرطور معلوم ہوا کہ وہ سیرت ہدایت وسنت رسول کے مغائر ضرور تھی جس سے بیعت میں اسکے اضافہ کی ضرورت ہوئی تو اب حضرت کا ارشاد سیکون بعدی ائمہ لا یہتدون بہدیتی ولا یستنون بسنتی صادق آیا کہ اس سے مراد وہی سیرت شیخین ہے جسکے زمانہ کو حضرت نے زمانہ شر وفتنہ فرمایا ہے۔

اب ہمکا آخری حصہ بھی خود واضح ہوگیا سیقوم رجال قلوبہم قلوب شیاطین فی جسمان انسان کہ ایسے اشخاص کھڑے ہونگے جنکا دل تو شیطانی ہوگا اور جسم ظاہری جسم انسان۔ کیونکہ یہ حدیث اہل سنت کے یہاں مسلم ہے کہ شیطان صورت عمر سے بھاگتا تھا جسکی وجہ بھی ظاہر ہوگئی کہ شیطان میں صرف ایک ہی قوت شیطانی ہے بخلاف اس شخص کے جسمیں دوہری قوت ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے قلوبہم قلوب شیاطین دل انکے تو شیطان کے دل ہونگے اور جسم

مرزا عابد علی بیگ صاحب سب جج بنشنر ٹرسٹی علیگڈہ کالج ہیں جنکی صلح کل پالسی سے کون نہیں واقف ہزار دل اہلسنت اوسکے ناظر ہے ۔

اصلاح جمیع فریقین کا اتفاق ہے کہ شیعوں کا پہلا رسالہ ہے جو بحمایت مذہب شیعہ شایع ہوا اوسکو سب جانتے ہیں کہ اوسکی ابتدا صرف مسٹر عبد الحلیم شرر کے ناول حضرت سکینہ بنت الحسین علیہ السلام کی بدولت قائم ہوئی کہ مسٹر شرر نے اپنے دلگداز میں یہ ناول شایع کیا اوسکے جواب کیلئے اصلاح شایع کیا گیا ۔ پہر ہم نہیں سمجھتے کہ مسٹر شرر نے کس بنیاد پر یہ دعوی کیا ۔ لکھنؤ میں ایک زمانہ سے کئی اخبار ورسالے شیعوں کی طرف سے نکل رہے ہیں مگر انہیں سے نصیحۃ الشیعہ نام ایک رسالہ بھی سنیوں کی طرف سے نکلا تہا ۔ اجسکا ظاہری مطلب تو یہی ہے کہ شیعوں کے اخبار ورسائل مقدم ہیں اور نصیحۃ الشیعہ موخر شیعوں کے اخبار ورسائل متعدد ہیں اور سنیوں کا ایک نصیحۃ الشیعہ ۔ حالانکہ اونکو بالیقین معلوم ہے کہ سب سے پہلا رسالہ جو مذہبی تفریق میں نکلا ۔

وہ یہی نصیحۃ الشیعہ تہا جو ماہوار نکلتا تھا اوسکے جواب میں انتصار الشریعہ رسالہ روتیتی نکلا ۔ جسکے مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہوئے کہ شیعہ بلکہ سنی اس ترکیب ہی سے ناواقف تھے کہ اخبار ورسالہ ماہوار کے ذریعے سے بہی مناظرہ ہو سکتا ہے ۔ وہ تو صرف کتاب تصنیف کرنا جانتے تھے جو بجواب اہلسنت لکھا کرتے اس ترکیب خاص کے موجد تو مولوی احتشام الدین ہوئے مصنف نصیحۃ الشیعہ جنہوں نے یہ سبق شیعوں کو بہی پڑہایا اور سنیوں کو بہی ۔ جسطرح فن مناظرہ میں کتاب الکہنے کے موجد ہندوستان میں شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی ہوئے ہیں اوسیطرح مولوی احتشام الدین اسکے موجد ہوئے کہ اخبار ورسالہ میں مباحث مناظرہ لکھے جائیں میں مسٹر شرر کو اور کچھ تو انعام نہیں دے سکتا ۔ مگر اسقدر ضرور وعدہ کرتا ہوں کہ اسکو ثابت کر دیں کہ لکھنؤ میں کوئی اخبار ورسالہ بہی شیعوں کی طرف سے قبل نصیحۃ الشیعہ شایع ہوتا تہا ۔ باستثناء اخبار امامیہ تو میں اصلاح کو بند کر دونگا ۔ اس سے بڑہکر میں سچائی کا کیا ثبوت دے سکتا ہوں ۔

لکھنؤ میں ابتدا سے آجتک شیعوں کے دو اخبار نکلے ہیں ۔ وہ بہی ہفتہ وار نہیں بلکہ پندرہ روزہ یا دہ روزہ ایک اخبار امامیہ جو آجتک زندہ ہے مگر نہ اوسکو مناظرہ سے غرض نہ مباحثہ سے مطلب ۔ دوسرا اخبار المومنین جو چند ماہ رہا جسکے نسبت نہیں کہ سکتا ۔ کہ نصیحۃ الشیعہ کے قبل تہا یا بعد مگر یہ یقین ہے کہ نہ اوسمیں مناظرہ تہا نہ اوسکو علم کلام سے کسی قسم کا تعلق تہا بلکہ صرف صدر انجمن امامیہ لکھنؤ کا وہ ارگن تہا جسنے کبہی مناظرہ میں دلچسپی نہ لی ۔ اگر ان دو اخباروں کے سوا جو ہرگز مناظرہ

اخبار نہ تھے کسی ماہوار یا ہفتہ وار اخبار کا مذہبی حیثیت سے نکلنا ثابت کر دیں تو میں بلا کسی عذر و تامل کے اصلاح کو بند کر دونگا۔

شیعیان لکھنؤ کی امن پسندی ملاحظہ کیجئے جنکے نسبت شرر صاحب نے غلط دعوی کیا ہے کہ شیعونکی طرف سے متعدد اخبار و رسائل نکل رہے ہیں کہ آجتک اونہونے ان مباحث میں قدم نہ ڈالا الحکم ۔ گو ہر شہوار کی عمر تین چار سال کی ہوگی ۔ العوارف نا ماہہ تذکرہ سہ ماہہ ان رسائل میں ایک مضمون بھی آپکو نہ مناظرہ کا ملیگا نہ شیعہ سنی کے تکرار کا جسپر خود اصلاح نے گذشتہ نمبر میں اسکی تحریک بھی کی تھی کہ اب ان رسائل کو وہانکے مقامی خوارج کی فکر کرنی چاہیے مگر اب تک کسینے توجہ نکی ۔ ہاں الحکم میں بعض بعض تحریریں ایسی تہیں جنکو تعلق مناظرہ سے ہے ۔ مگر اوسکی کسی تحریر پر نہیں کہہ سکتے کہ وہ دلشکن بھی کیونکہ وہ تو فلسفیانہ رنگ میں لکھا جاتا تہا وہ بہی غیر مسلسل اور اب تو مدت سے بند ہے پہر نہ معلوم کہانسے یہ لوگ خواب دیکھا کرتے ہیں کہ شیعونکی طرفسے متعدد اخبار و رسائل نکل رہے ہیں حالانکہ تمامی شیعہ پبلک میں یہ فریاد بلند ہے کہ ہاے ہمارا کوئی قومی اخبار نہیں جو ان خوارج کا کافی جواب دے سکے ایک اثنا عشری اخبار ہفتہ وار دہلی سے نکلتا ہے جسکے ہزاروں فرائض ہیں وہ کہانتک ادہر متوجہ ہو سکتا اصلاح شیعہ ۔ ماہوار پرچے ہیں کہانتک جواب دے سکتے ہیں کیونکہ اصلاح میں عام طور سے محققانہ مضامین ہوتے ہیں جو خواہی نخواہی تطویل چاہتا ہے ۔

مولوی الطاف حسین صاحب حالی جو سنی ہیں اسکو بصراحت لکھ رہے ہیں کہ مناظرہ کی ابتدا سنیونکی طرفسے ہوئی اور سب سے پہلے تحفہ لکھی گئی اوسکے جواب میں اڈیٹر صاحب یا اونکے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے ہندوستان میں احقاق الحق لکھی گئی جسکے مصنف کا نام جناب قاضی نور اللہ شوشتری مرحوم ہے مگر نہ معلوم اس فرقہ کو مغالطہ دہی میں کیسا ید طولی حاصل ہے کہ جو غلط دعوی چاہتا ہے کر گذرتا ہے حالانکہ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ احقاق الحق بجواب ابطال الباطل لکھا گیا جسکے مصنف کا نام فضل بن روزبہان ہے اور یہان ذکر اون کتابونکا ہے جسمیں مناظرہ کی ابتدا کی گئی نہ یہ کہ کسیکا جواب دیا گیا ہو پہر جناب قاضی صاحب اعلی اللہ مقامہ ایرانسے یہاں تشریف لائے ۔ تو یہ تصنیف ایرانی ہوئی یا ہندوستانی سپہر احقاق الحق عربی میں لکھی گئی ہے جسے وہی لوگ سمجھ سکتے تھے جو عالم ہوتے اور مخفی رہی کہ کسیکو اوس زمانہ میں اوسکا حال بہی نہ معلوم ہوا ۔ بخلاف تحفہ اثنا عشریہ

وغیرہ جو فارسی میں لکھی گئی اور خود مصنف کے زمانہ میں گھر چھپی اور سارے ہندوستان میں اوسنے آگ لگادی شیعہ وسنی کے اتفاق میں خلل انداز ہوئی ۔

بہرحال یہ جملہ معترضہ تھا جس سے ہم اصلی مطالب سے دور چلے آئے کہ لکھنؤ میں جو اس سال یا سال گذشتہ فریقین میں خونریز لڑائی ہوئی اوسکا اصلی بانی یہی اخبار ہے جسپر خود اوسکے ہم مذہب ابتدا سے سمجھاتے رہے کہ ایسی تحریروں سے بجز نقصان کوئی نفع نہیں ۔ اب اس سے بڑھکر کیا نقصان ہوگا کہ و تین سال سے کس قسم کی عداوت فریقین میں قایم ہے جس سے کتنی جانیں تلف ہوییں اور کتنا مال ضایع جارہا ہے ۔

مسٹر عبد الحلیم شرر صاحب نے جو نصیحت کی تھی وہ اس تجربہ کے بعد جو اونکو ناول حضرت سکینہ بنت الحسین علیہ السلام کے لکھنے کے بعد حیدرآباد میں حاصل ہوا کہ آخر اونہیں حیدرآباد چھوڑنا پڑا ۔ ورنہ اونہونے بھی قومی تفریق میں کچھ کم حصہ نہیں لیا تھا متعدد مضامین اونہونے دلگداز میں شایع کئے جسکی روش نے مجبور کیا کہ شیعوں کی طرف سے اصلاح نکالا جائے (باقی آیندہ)

نزاع شیعہ وسنی پر پیسہ اخبار کی رائے

ہماری غرض اس تحریر سے صرف اسقدر ہے کہ دیکھئے جو لوگ اہلسنت میں با فہم ہیں ۔ وہ ان مقدمات سے کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں ۔ اور کسطرح صلح و امن کے خواہاں ہیں ۔ مگر تخم فساد کی خواہش یہی ہے کہ جسطرح ہو یہ آگ مشتعل رہے کہ چار پیسے انکو ملتے رہیں ۔ پیسہ اخبار کی تحریر حسب ذیل ہے مورخہ ۱۳ جون لکھنؤ کے شیعہ وسنیوں کی نزاع کے متعلق ایڈیٹر لکھتا ہے کہ نہایت افسوس ہے کہ لکھنؤ کے سنی شیعوں کی نزاع بجائے کم ہونیکے روز بروز ترقی پر ہے ۔ ایک دوسرے کی دل آزاری پر آمادہ ہیں ۔ مقدمہ بازی میں فریقین کا پچاس ہزار روپے سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے ۔ اور ابھی نہیں معلوم کہ کسقدر کثیر سرمایہ اس کمبخت مفلس قوم کا فریقین کے مفسدین کی بدولت اور صرف ہوگا نہ صرف مقدمہ بازی میں روپیہ صرف ہوتا ہے ۔ بلکہ اہل السنن چار یاری محفلیں اور اہل شیعہ حضرت عمر کے قاتل فیروز نامے کی یادگار میں بزم فیروزی منعقد کرتے ہیں اور اس طرح فریقین اپنے بھائیوں کی دل آزاری کرکے اور ایکدوسرے کے مقابلہ میں جہاد کرکے گویا جنت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں بلا کیا لکھنؤ میں کوئی بھی

ایسے با سوز درد دل رکھنے والے مسلمان نہیں جو اس قومی بدنصیبی کا علاج کر سکیں۔ اگر
ابھی لکھنؤ میں قومی ہمدردی اور مسلمانوں کی نکبت کے علاج پر لکچروں کی ضرورت ہو تو بیسیوں
لسّان اور اہل الرای کھڑے ہو جائیں گے۔ مگر جب ایک کام کی ضرورت ہے۔ تو کوئی بھی میدان میں نہیں نکلتا۔

افسوس یہ ہے کہ جس وقت تحفۂ لکھنؤ کی اشاعت شروع ہوئی اوس وقت ان معتد بہ با اثر اخبار
و رسائل نے اوسپر کمتر توجہ کی۔ وطن کی۔ اتحاد نے تو اوس سے مخالفت کی تھی مگر وہ بھی لفظوں سے۔ وکیل
البشیر۔ پیسہ اخبار نے مطلق خبر نہ لی۔ ورنہ یہ آگ اتنا نہ پھیلتی۔ یہ سچ ہے کہ کرزن گزٹ
بھی اشتعال میں بہت تیز ہے اور بہت سے فسادات اوس سے پیدا ہو گئے مگر سبکو معلوم ہے کہ وہ ایک شخص کے
ہاتھ میں ہے جسکو علمیت سے کچھ سروکار نہیں چند خارجیوں کے ہاتھ میں وہ کٹھ پتلی کا کام کر رہا ہے ہجو گالی کے
اور کچھ نہیں آتا بخلاف تحفۂ فساد کے جسنے تمام چھوٹے طبقوں میں مشہور کر رکھا ہے کہ وہ علمائے فرنگی محل کا
ارگن ہے۔ اور کتابوں کے ترجمے سے اپنی علمیت بھی دکھا رہا ہے اسلئے اسکی فساد انگیز تحریریں بہت موثر ہوتی ہیں

ہم جانتے ہیں اسکی اشاعت بہت کم ہے اور جتنے با فہم اہلسنت ہیں اوس سے متنفر رہتے ہیں کہ دیکھنا
بھی نہیں پسند کرتے نہ ہاتھ لگانا۔ مگر اوسکے ساتھ یہ بھی تو ہے کہ فساد جب ہوتا ہے چھوٹی امت سے۔ اور اوسی
حلقہ میں اسکی اشاعت بھی ہے لہذا جب تک علمائے فرنگی محل نہ آمادہ ہونگے اور تمام عوام و خواص
کو نہ بتا دینگے کہ اس اخبار سے ہمکو کسی قسم کا تعلق نہیں اور اس فتنہ و فساد کو ہم پسند نہیں کرتے۔ اوس وقت
تک امن و امان کا ہونا ناممکن ہے۔

اگر تمام ہندوستان کے صرف سنی اخبار نویسوں ہی سے گواہی لی جائے تو وہ کہ سکتے ہیں چار یاری
مولود کا نام اونہوں نے آجتک نہ سنا ہوگا بجز اسکے کہ امسال لکھنؤ میں اوسکی ابتدا ہوئی بخلاف اسکے
وہی حضرات اسکی شہادت دے سکتے ہیں کہ شیعوں کے یہاں ہر جگہ نہم ربیع الاول کو عید ہوتی ہے پھر کیا وجہ
ہے کہ متفقہ کوشش سے محفل چار یاری مولود کے انسداد میں کوشش نہیں کی جاتی۔

عام قاعدہ ہے کہ جو رسم و رواج اگرچہ کسیکے مخالف ہی ہو۔ رواج عام پا جاتا ہے تو پھر اوس سے کراہت
جاتی رہتی ہے اور اوس ناگواری سے نہیں دیکھا جاتا جو کسی امر جدید کیلئے ناگواری ہوتی ہے یہی وجہ ہے
کہ اس چار یاری مولود چار یاری ڈنکا۔ چار یاری جھنڈے سے عام نفرت ہو رہی ہے خود اہلسنت اوسے ناپسند
کرتے ہیں۔ چنانچہ اخبار وکیل البشیر۔ پیسہ اخبار سبکی رائیں آپکو معلوم ہو چکیں کہ بالاتفاق اس سے

مخالفت ظاہر کر رہے ہیں مگر نہ موقوف کیا جاتا ہے نہ اسکے وجوہات بتائے جاتے ہیں کہ اسکی ترویج کس غرض سے ہو رہی ہے۔

اگرچہ شیعہ اپنی کمزوری اور کمی تعداد سے ہر طرح بدنام کیئے جاتے ہیں کہ وہی دل آزاری کرتے ہیں مگر ایک شخص انصاف پسند اگر فریقین کی تحریریں دیکھے اور سنے تو وہ اچھی طرح فیصلہ کرسکتا ہے کہ دل آزاری کدہر سے ہو رہی ہے۔ مگر دور جانے کی ضرورت نہیں صرف نجم لکھنؤ دیکھ لیا جائے کہ اوسنے کئی دفعہ شیعوں کی آمادگی صلح وآشتی کو لکھا اور بجواب اوسکے کس بے رخی سے اسنے لکھا کہ ہمکو تم سے صلح منظور نہیں۔ ہمنے کبھی تم سے صلح کی خواہش نہ کی بس صلح ہو سکتی ہے اگر شیعہ نہ رہیں نا ممکن ہے پھر آپ ہی بتائے دل آزار کون ہے اور دل شکنی کون کرتا ہے۔

حالانکہ شیعوں کی خواہش صرف اسقدر ہے کہ جسطرح تم غیروں سے برتاؤ کرتے ہو کہ کسیکے ارکان مذہبی میں تم مخل ہونا نہیں چاہتے یا فساد نہیں کرتے۔ وہی برتاؤ ہمارے ساتھ بھی کرو نہ یہ کہ ہمارے چڑھانے کو علم کے مقابلہ میں چار یاری جھنڈا نکالو مجلس عزا کے مقابلہ میں چار یاری مولود بناؤ۔

مجالس عزا کو تو ہزار برس سے زیادہ ہوئے محفل مولود جناب رسالتمآب کو بھی عرصہ گذرا کبھی فساد نہوا اب یہ چار یاری مولود کس غرض سے قائم کیا جاتا ہے۔ چار یاری جھنڈا کیوں نکلتا ہے۔ اگر فساد کی نیت نہیں ہے تو بتاؤ اسکی کیا وجہ ہے۔

اڈیٹر صاحب البشیر بھی کوئی معمولی شخص نہیں ہیں اگر وہی چند روز کیلئے لکھنؤ میں تشریف لائیں اور علمائے فریقین سے ملاقات کرکے کوئی صورت اسکی نکالیں تو ممکن ہے اور اسمیں اگر شرکت ایجوکیشنل کانفرنس سے زیادہ ثواب ہوگا تو کسیطرح کم نہوگا کیونکہ یہ آتش فساد اس درجہ مشتعل ہو رہی ہے کہ اگر کسی متنفس کے دل میں درد اسلام ہو گا تو وہ ہرگز خاموش نہ رہیگا اور پوری کوشش سے اسکے رفع کرنے میں کوشاں ہوگا۔

(اڈیٹر)

الواقعات

خلیفہ سید حامد حسین صاحب دام عزہ۔ کو ریاست پٹیالہ نے بعد وفات اونکے والد مرحوم انریبل خلیفہ محمد حسین خان بہادر کے بعہدہ فنانسل مسٹر یعنی دیوان ریاست مقرر کیا والحمدللہ۔ یہ عہدہ بعد عہدہ ممبری کونسل

آف ایجنسی تمام عہدوں سے ممتاز ہے۔

اربیل حاجی نواب فتح علیخاں بہادر قزلباش سی۔ آئی۔ ای رئیس لاہور کے مشکوی معلی میں فرزند ارجمند متولد ہوا خداوند عالم طول عمر و عزت و اقبال سایۂ عاطفت والدین میں عطا فرمائے۔

ہز ہائینس نواب رامپور نے اپنی رعایا کے شرفا اور پردہ نشین کو ماہانہ عنایت فرمانا منظور کیا ہے۔ یہ فیاضی ہے

مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ کی کشتی سلجھ گئی الحمد للہ جناب حاجی الحرمین نواب سید الطاف حسین خانصاحب اور وجیہ النساء بیگم صاحبہ دام عزہما نے اپنا اعلان شایع کر دیا کہ یہ مدرسہ تعلیم دینیات و علوم عربی کے لئے قائم کیا گیا ہے اور یہی اصلی غرض اس مدرسہ کی ہے تعلیم انگریزی ابتدائی درجوں میں لازمی نہیں ہے۔ اب ہمکو امید ہے کہ جناب نواب دیشاہ نواب صاحب دام عزہ اپنا استعفا واپس لینگے اور سکریٹری صاحب اپنی مداخلت کو کم کرینگے۔ مدرسین نہایت اطمینان اور دلجمعی سے کام کرینگے اور علمائے پٹنہ خاص طور سے اس مدرسہ کیطرف توجہ فرمائینگے۔ مدرس اعلی جناب مولوی حکیم حافظ سید فرمان علی صاحب دام فضلہ سے امید ہے کہ وہ اپنے حلم و تحمل سے بہت جلد ان کدورتوں کو دفع کرینگے جس سے ماتحت مدرسین اور طلبہ بیدل ہو رہے تھے کیونکہ خود جناب نواب الطاف حسین خانصاحب دام عزہ نہایت بیدار مغز اور خیر خواہ قوم ہیں۔

فتحپور ضلع الہ آباد کے مقدمہ محرم میں سشن جج کی اجلاس سے شہاب الدین۔ سراج الدین جہاد یونکو سات سال اور پانچ سال کی قید سخت کی سزا ہوئی اور بقیہ ملزمونکو چار چار سال کی قید سخت سزا ہوئی

چھپرہ کے مقدمہ تابوت میں بھی الحمد للہ شیعہ کامیاب ہوئے ہائیکورٹ کلکتہ سے بھی صاحب کلکٹر بہادر چھپرہ کا فیصلہ بحال رہا۔ خدا کرے وہاں کے حضرات اہلسنت بھی آمادہ اصلاح ہوں اور ان فسادات کو دفع کریں جو چھوٹی امت نے ترک حجامت و سقائی وغیرہ سے آفت برپا کر رکھی ہے۔ کیونکہ جہانتک ہم جانتے ہیں طبقہ اعلی و اوسط کو نہ عزاداری امام مظلوم سے نفرت ہے نہ وہ اسکو بدعت جانتے ہیں۔ بلکہ اکثر حضرات خود عزادار ہیں۔ یہ فساد صرف دو ایک چھوٹے درجہ آدمیوں کے بدولت ہوا۔ اب اس فتنہ کو رفع دفع کر کے سنی اور شیعہ کو نہایت امن و اتحاد سے بسر کرنا چاہئے۔

لکھنؤ کے جدید فساد ڈیرھی باز ار والے مقدمہ میں ۳۲ سنیونکو عہ ۔ سے ۔ للعہ تک مختلف جرمانے ہوئے اور پچاس کی ضمانت اور پچیس روپیہ کا مچلکہ لیا گیا جس سنی کے یہاں مولود تہا اسکو چھ ماہ کی قید سے جرمانہ کے علاوہ غالبا مچلکہ بھی دینا پڑا۔ (۱۷۲) شیعو نپر ۔عہ ۔ ۲ ۔ سے للعہ تک جرمانہ ہوئے اور صاحب مکان کو دو ماہ قید اور سے جرمانہ ہوا۔

اس **مقدمہ** کی دوسری شاخ میں سنیونکو سال سال بھر کی قید اور بعد رہائی سو روپیہ کی ضمانت کا

حکم ہوا اور ایک سنی کو چھ ماہ کی قید۔

مقدمہ عشرہ لکھنؤ میں نہایت افسوس ہے کہ ہر شیعوں کو نہایت سخت سزا ہوئی۔ بظاہر اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کو اپنا حسن انتظام دکھانا تھا کہ حکام مافوق یہ نہ کہیں جب شیعوں نے اس قسم کی درخواست کی تھی کہ اہلسنت کے چار یاری نظموں سے خوف فساد ہے تو کیوں نہ صاحب مجسٹریٹ نے معقول انتظام کیا۔ اور اس درخواست کو معمولی سمجھا جس سے یہ سب فسادات پیدا ہوئے کہ عین عاشور کے روز سر و پا برہنہ مظلوم شیعوں پر اتنی مار پڑی کہ اکثر و بیشتر خون سے تر ہو گئے۔ اس مقدمہ کا فیصلہ ہنوز نہیں ملا ہے کہ اسکی تنقیدی نظر کی جائے۔ مگر عام قاعدہ ہے کہ مقدمہ بلوا میں فریقین کے بیانات لئے جاتے ہیں فریقین کی سزا ہوتی ہے مگر اس مقدمہ میں آج تک فریق ثانی کا نہ نام سنا گیا اور نہ کوئی اونکی سزا ہوئی۔ اگرچہ اوسکی وجہ ہم شیران تخم فساد یہ وجہ معقول بتا سکتے ہیں کہ اہلسنت کے عوام ایسے مہذب تھے کہ نہ اونمیں کوئی حملہ آور ہوا نہ دفاعی حملہ کیا۔ مگر اسکی وجہ کیا کہ سکتے ہیں کہ پھر آخر اتنے شیعہ زخمی کیوں ہوئے۔

بہرحال اسوقت تو ہم اون سنی مہذب اخبار دنکو جو اسپر خوشیاں منا ینگے یہی جواب دیتے ہیں جو جناب زینب کبری صلوات اللہ وسلامہ علیہا نے ابن زیاد سے فرمایا تھا کہ اگر قتل فرزند رسول سے تیری آنکھیں خنک ہوئیں اور بیماری دلکو شفا ہوئی تو بیشک ہوئی مگر عدل خداوندی سے امید وار ہیں کہ آیندہ مرافعات میں وہ جلد اسکا فیصلہ صحیح کریگا

ہاں ہمارے قوم سے یہ بڑی غلطی ہوئی کہ اونہوں نے اصل باعث فساد پر نہ اپنے میموریل میں توجہ دلائی جو جناب نفٹننٹ گورنر بہادر پیش ہوئی کہ لکھنؤ کا پولیس بہت ناقص ہے۔ نہ شاید مجسٹریٹ بہادر کے اجلاس میں اسپر زیادہ بحث کی گئی۔

اب دو کام ہمارے ذمہ باقی ہیں ایک اس مقدمہ کی اپیل جو غالبًا دائر ہو گئی ہو جسکے لئے بیشک روپیہ کی سخت ضرورت ہو گی۔ اگرچہ ابھی تک لکھنؤ سے اسکی آواز نہیں سنائی دی تاہم سامان کرنا ضروری ہے کیونکہ کم سے کم دو مرافعہ دیکھنا ہوگا۔ اسلئے دفتر اصلاح اور شیعہ اپنی اپنی ذمہ داری پر اعانت اپیل کا فنڈ کھولتا ہے کہ جو حضرات ازراہ دردِ دین کوئی رقم عنایت کرینگے اوسکی رسید باضابطہ ہر نمبر میں اصلاح کے شایع ہو گی۔ اور حسب شرط ضرورت وہ رقم صرف کیجائیگی۔

دوسرا کام یہ ہے کہ سال آیندہ کیلئے ابھی سے سامان کرنا چاہئے کہ اس قسم کا فساد نہ ہو جسکے لئے تمامی انجمنوں سے جو شیعوں کی اکثر مقامات میں قایم ہیں استصواب رائے کرنا چاہئے اور یہ کام کو باتفاق رای انجام دینا چاہئے کیونکہ شیعہ آبادی میں کوئی ایسا مقام نہیں ہے جو لکھنؤ کو اپنا صدر اور مرکز نہ سمجھتا ہو لہذا تمامی انجمنیں اتباع و متابعت کے لئے حاضر ہیں۔

ہم جہانتک سمجھتے ہیں اس مقدمہ سے سینان لکھنؤ کے ظلم و تعدی میں یقیناً ترقی ہوگی اور رسالہ آئندہ خطرات پیش ہونگے جنکا اسوقت خطور بھی نہیں ہوسکتا لہذا تمامی شیعیان کو مصائب کے تحمل پر آمادہ رہنا چاہیئے۔ چار یاری جھنڈا چار یاری نظمیں کسیطرح امن کو باقی نہیں رہ سکتیں۔ لہذا حکام ما فوق کو بھی ادہر پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

ہم اپنے اون برادران دین کے ساتھ حد درجہ ہمدردی رکھتے ہیں جو اسوقت ان مصائب میں مبتلا ہیں اونکو اپنے قید و اسیری کے ساتھ اسیر کربلا کی مصیبت کو یاد کرنا چاہیئے۔ اور اس مصائب پر اوسیطرح صابر و شاکر رہنا چاہیئے خدا نے چاہا تو بہت جلد حق کی فتح ہوگی اور آپلوگونکو اجر المضاعف ملیگا۔ پرچہ چونکہ طیار ہوچکا تھا اسلئے نام تامی اون حضرات بکے نہیں لکھے گئے جس سے ہماری قوم اندازہ کرتی کہ کیسے معزز اشخاص تھے جو آج اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔

العوالم الاسلامیہ

گذشتہ نمبر میں ہم لکھ چکے ہیں کہ شاہ اور پارلیمنٹ ایران کے سکوت سے دو ہی نتیجہ نکل سکتا ہے یا تو صلح کل ہو یا کسی فساد عظیم کی توقع ہے۔ افسوس کہ تازہ خبروں سے دوسرا ہی نتیجہ نکل رہا ہے۔

شاہ نے پائے تخت چھوڑکر بیرون شہر قیام کیا۔ اور خزائن و دفائن۔ جواہرات کل ساتھ ہیں ۲۵ ہزار فوج ہمراہ ہے پارلیمنٹ کے اعتراض پر شاہ نے نہایت سختی سے جواب دیا کہ سلطنت ایران کو ہمارے آبا و اجداد نے بزور شمشیر فتح کیا ہم بھی اوسوقت تک ایران سے دست بردار نہونگے جبتک شمشیر سے فیصلہ نہو۔ (اس سے بڑھکر پارلیمنٹ کی مخالفت کیا ہوسکتی ہے)۔

روزنامہ مظفری بوشہر ناقل ہے کہ شاہ نے ۱۰ جمادی الاول کو تمام ولایات میں ایک اس قسم کا تار دیا جسکے جواب میں گیسلان اور رشت سے بوشہر وغیرہ مقامات میں اس مضمون کا تار آتا ہے کہ ہماری تمامی برادران حقیقی کو معلوم ہو کہ محمد علی مرزا (نام شاہ حالیہ ایران) ابتدائے امر سے مخالف سلطنت مشروطہ ہیں اور ہر قول و فعل مخالفت کر رہے ہیں۔ ہمنے اونکو اچھی طرح سمجھا دیا ہے اور اتمام حجت کردیا ہے کہ جس طرح وہ طہران سے باہر گئے ہیں۔ فوراً واپس نہ آئینگے اور قولاً و فعلاً و قلباً پارلیمنٹ کی موافقت نہ کرینگے جبتک ہم اونکو بادشاہ اپنا نہیں مانینگے اور اونکے ساتھ ہمارا وہی برتاؤ ہوگا جو لوئی شانزدہم بادشاہ فرانس کے ساتھ کیا گیا کہ آخر وہ دست رعایا سے قتل ہوا۔

(۱) روٹر طہران سے خبر دیتا ہے کہ آج (۲۳ جون کو) شاہی فوج نے پارلیمنٹ کا محاصرہ کرلیا اور چند ممبروں کو اپنے ساتھ لے جانے کی خواہش کی۔ پارلیمنٹ نے اپنے افراد میں سے کسی کو دیدہ و دانستہ

عرق مرکب کمونی اور طریق تلیین — ان دونوں دواؤں کا تجربہ عرصہ تک کرکے اب دو تین سال سے میں خلق خدا کو دے رہا ہوں جن کو تخمہ، ہیضہ، نفخ شکم، سوزش سینہ، بدہضمی، متلی، قے، ڈکار، درد شکم، سقوط اشتہا، ضعف معدہ، اختناق الرحم وغیرہ امراض معدہ یا شرکی معدہ میں بہت مفید پایا۔ صرف ان دونوں دواؤں کے متعلق اپنے تجربہ کے علاوہ چند تازہ سندیں اور انہیں بعینہ پیش کرتا ہوں۔ سو دیکھئے اور بغور ملاحظہ فرمائیے۔ وما علینا الا البلاغ

قیمت فی شیشی عصہ مہر دو عا — انا احقر العباد محمد سجاد۔ حاجی گنج پٹنہ سٹی۔

کرامت نامہ صدر المحققین آیۃ اللہ فی العالمین مجتہد العصر والزمان جناب آقا السید علی الحائری اللاہوری ادام اللہ ظلہ العالی

بعد از سلام مسنون الاسلام معروض خدمت آنکہ ادویہ مرسلہ شما یعنی عرق کمونی و طریق تلیین کہ از غایت لطف و نہایت مہربانی برائے حقیر فرستادہ بودید رسید۔ الطاف عالی مزید بعض مخلص احباب اطبائے حقیر بود و ادویہ شما را استعمال کردند۔ از قراریکہ اقرار و اعتراف حسب اظہار بود بے نظیر و سریع التاثیر برائے امراض معدیہ علاج حکمی می باشد۔ حق آنست کہ خواص و عوام از این ادویہ منتفع شوند۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منتقلنا و الشریعۃ المطہرۃ السید علی الحائری لقلمہ

توثیق نامہ فخر الحاج واقف اسرار علوم ادیان و ابدان جناب مولانا حکیم سید واجد حسین صاحب قبلہ — طریق تلیشن سفر حج و زیارت میں میرے ساتھ تھا۔ اکثر مریض کو میں نے استعمال کرایا۔ درد شکم، بدہضمی، سقوط اشتہا اور نفخ وغیرہ میں نہایت مفید پایا۔ عرق کمونی بھی دوا میں نے چند مریض کو دیا۔ یہ بھی شکایات کیلئے نہایت عمدہ دوا ہے مشتہی اور مقوی معدہ بھی ہے۔ یہ دونوں دوائیں قابل اسکے ہیں کہ سفر و حضر میں ہر شخص کے ساتھ رہیں۔ — اودھ اخبار۔ مورخہ ۹ جنوری

حکیم محمد سجاد صاحب رئیس حاجی گنج پٹنہ کے بعض مرکبات نہایت سریع الاثر اور تیر بہدف ہیں۔ طریق تلیشن کی آزمائش ہوئی نہایت مفید اور مجرب پایا گیا۔ یہ نمک ہاضم مشتہی، کاسر ریاح، مفرح اور مقوی معدہ ہے۔ اور تخمہ اور ہیضہ میں بھی کام آتا ہے۔ عرق کمونی کی ہم اپنے تجربہ سے خاص طور پر سفارش کرتے ہیں جو من حیث المجموع امراض شکم علی الخصوص سقوط اشتہا، بدہضمی، غثیان اور تہوع، سوزش سینہ، نفخ، اختناق الرحم کیلئے نہایت نفع بخش ہے۔ اس مفید عرق کی ایک بوتل سفر و حضر میں ہر وقت موجود رہنا چاہئے۔

افسوس کہ جناب خان بہادر سید امداد علی صاحب وکیل مرحوم نے اس ماہ جمادی الاول میں بعارضہ فالج شہر لکھنؤ میں انتقال کیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جناب مرحوم سادات بارہہ سے تھے جو بمقام دموہ کمشنری جبل پور قیام پذیر تھے نہایت خوش معاملہ تھے حکام میں بھی بیحد معزز تھے اور رجوع خلائق میں ممتاز۔ خداوند عالم مرحوم کی مغفرت کرے مومنین سے التماس ہے دعائے مغفرت و فاتحہ میت سے مرحوم کو شاد کرینگے۔

اعلان ضروری حسب سند عالیجناب سید مظفر علی خاں صاحب بہادر پریزیڈنٹ صدر انجمن جعفریہ مظفر نگر حضرت علمائے کرام کثر ہم اللہ نے تواریخ جلسہ انجمن مذکورہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر سنہ ۱۹ء کو مقرر فرما دی ہیں اور سالانہ جلسہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کے اجلاس کی ۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر سنہ ۱۹ء مقرر کیں۔ انشاءاللہ تواریخ مذکورہ بالا پر ہر دو جلسے منعقد ہونگے۔ اور آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ڈیپوٹیشن اودھ میں عالیجناب مولوی سید کلب عسکری صاحب قبلہ پیشنماز اور جناب مولوی کلب عباس صاحب امداد کو ڈیپوٹیشن روانہ کئے گئے امید ہے کہ حضرات مومنین قبول ممبری آئندہ کانفرنس و اعانت وغیرہ میں دریغ نہ فرمائینگے۔ دیگر مقامات کیواسطے بھی حضرات منتخب ہو چکے ہیں جو عنقریب روانہ ہونے والے ہیں۔

السید علی غضنفر آنریری سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ

وہ تین باتیں جنکے کرنیکا افسوس ہے کہ کاش نہ کیے ہوتا۔ ایک تو یہ ہے کہ کاش میں علی کے گھر کو چھوڑ دیتا اگرچہ وہ مجھسے جنگ کا اعلان بھی کرتے۔ دوسرے یہ کہ کاش میں بروز سقیفہ بیعت کرتا عمر کے ہاتھ پر یا ابو عبیدہ کے ہاتھ پر اور خود میں وزیر رہتا تیسرے یہ کہ جب فجاءۃ اسلمی کو لوگ گرفتار کرکے میرے پاس لائے تھے تو میں اوسکو ذبح کرتا یا چھوڑ دیتا اور آگ میں نہ جلاتا۔

رہی وہ تین باتیں جنھیں نہ کیں اور اسکا افسوس ہے کہ کرتا۔ ایک یہ کہ اشعث بن قیس کو جب اسیر کرکے لائے تھے۔ تو کاش میں قتل کر ڈالتا اور زندہ نہ چھوڑتا مگر ہائے اپنے میں یا دہی کہ جہانتک اوسکی حالت دیکھی اور سنی جاتی ہے وہ شر کا معین و مددگار ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب خالد بن ولید کو ملک شام کی فتح کو بھیجا تھا تو کاش عمر کو عراق بھیجے ہوتا۔ دونو ہاتھ میرے راہ خدا میں پھیل جاتے۔

اور وہ باتیں جنکے نسبت اسکا افسوس ہے کہ کیوں نہ پوچھا رسول اللہ سے یہ ہے کہ کاش میں حضرت سے پوچھے ہوتا کہ آپکے بعد کون خلیفہ ہوگا پھر ایک آدمی بھی نہ اختلاف کرتا دوسرے یہ پوچھا ہوتا کہ آیا انصار کو بھی کچھ اسمیں حصہ ہے یا نہیں تیسری یہ کہ بھتیجی اور عمہ کی میراث دریافت کیے ہوتا کہ اسکے بارے میں ہمارے دل میں شک ہے۔ اسکے بعد لوگ اٹھگئے صحابہ رسول سے،، تمام ہوا ترجمہ کتاب الامامۃ

اب تو آپکو معلوم ہوا کہ جو وحشیانہ سزا جوش انتقام میں ابو بکر صاحب نے فجاءۃ اسلمی کو دی تھی اوسپر مرتے وقت ندامت بھی ہوئی تھی۔ مگر کب جب لا ینفع الندم

ہان جس پہلی بات پر سب سے پہلے انہوں نے ندامت ظاہر کی ہے وہ لیتی انکی ترکت بیعت علی ہے جسکے نسبت علمائے سیر و تواریخ سے استفسار ہے کہ اس سے کیا مراد تھا انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے گھر کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا جسپر افسوس کررہے ہیں

ہان دوسری روایتوں میں جو تاریخ طبری اور کامل مبرد اور کتاب السقیفہ جوہری اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی۔ کتاب الامامۃ و الخلیفہ ابو بکر او کتاب الاموال ابو عبید اور فضائل الصحابہ خیثمہ بن سلیمان طرابلسی اور معجم کبیر طبرانی اور مختارہ

چلی تہیں اوسی خیال پر ہیں حسنین اپنے جد امجد سے حکم قطعی سُن چکے ہیں۔ سبکے ذہن میں وہی خیال ہے اور اوسی خیال پر یہ ظلم ہو رہا ہے کہ ان باتوںکو دل سے نکالو۔ اور اس کو مانو جواب ہوا اور ہو رہا ہے۔

دوسرا افسوس اسپر ہے کہ فجاءۃ اسلمی کو کیوں جلایا جسپر دونو احتمال ہو سکتا ہے ایک یہ کہ سزا جرم سے زیادہ ہوئی جسکو یوں ظاہر کیا انی قتلتہ ذبیحاً کہ کاش میں اوسکو ذبح کر ڈالتا دوسرا احتمال یہ ہے کہ اوسکو بے گناہ سمجھتے ہیں جسکی تائید اس سے ہوتی ہے کہ فرماتے ہیں اور اطلقتہ نجیحا کہ ہم اوسکو آزاد کر دئے ہوتے۔ مگر اسمیں کوئی عذر نہیں کہ جلانا اوسکا خلاف آدمیت تھا کیونکہ فرماتے ہیں ولم اکن احرقتہ بالنار

مگر وہ اپنے اوس جوش غضب کو کیونکر روک سکتے تھے کہ ہے ہے بتھیار لیکر گیا اور ہمارے ہی طرفدار وغیرہ پر ہاتھ چلانے لگا لہذا وہ انتقام لیا جو کسی سے نہوا کہ ہاتھ پیر باندھ کر زندہ دست بستہ ہوئے آگ میں جلوا دیا۔

تیسرا افسوس اسپر ہے کہ عمر یا ابو عبیدہ کی کیوں نہ بیعت کی کہ یہ دونو امیر ہوتے اور ہم وزیر جس سے جہاں بصراحت تمام یہ معلوم ہوا کہ کوئی بحکم رسول نہیں خلیفہ ہوا تھا نہ حضرت نے ان لوگوں سے کسیکو نامزد کیا تھا۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اپنے تئیں لائق خلافت نہ جانتے تھے۔ کیونکہ جناب امیر نے جو بنظر حالات قوم فرمایا تھا کہ ہمارا وزیر ہونا بہتر ہے تمہارے لئے اس سے کہ میں امیر ہوں۔ آجکل کے جہال یہی مطلب نکالتے ہیں کہ حضرت علی میں قابلیت خلافت نہ تھی پس اگر اسکے یہ مطلب ہو سکتے ہیں۔ تو اس قول ابوبکر کا یہ مطلب نہایت واضح ہے کیونکہ حضرت علی نے قبل از حصول خلافت یہ کلمہ فرمایا تھا جسوقت آپکے صحابہ قبول خلافت پر مجبور کرتے تھے اور آپ اُنکے دلونکے حال سے خوب واقف تھے کہ کبھی امر حق کو نہ قبول کرینگے ورنہ آج اسکی نوبت ہی کیوں آتی حضرت رسول تو آج سے ۲۵ برس قبل خلیفہ بنا ہی گئے تھے مگر کسینے نہ مانا اور جب حکم رسول کو اونہوں نے نہ مانا تو اب ہمارا حکم کیا مانینگے بغاوت کرینگے فتنہ و فساد کرینگے اسلئے آپنے کہا ہماری وزارت تمہارے لئے بہتر ہے امارت سے کیونکہ امارت تو جب ہو سکتی ہے جب لوگ امیر کا کہنا مانیں اور یہاں تحیر

بخلاف ابوبکر صاحب کے کہ وہ اوسوقت یہ کلام فرما رہے ہیں جب خلافت کو باوجود خلیفہ منصوص رسول اسطرح حاصل کیا کہ خلیفہ رسول تجہیز و تکفین رسول میں مشغول ہے۔ اور یہ وقت کے منتظر اپنا کام نکال رہے ہیں۔ اسلئے اب کامیابی کے ساتھ مرتے وقت یہ کلمہ کہہ رہے ہیں جسکا مرکزی مطلب دو ہی ہو سکتا ہے ایک یہ کہ اپنی ناقابلیت واقعی کا اظہار کریں کیونکہ جو خونریزی انکے بدولت ہوئی وہ دوسروں کی خلافت میں نہیں ہوئی۔ یا یہ غرض ہے کہ پھر خوشامد خوری کچھ مدح و ثنا کی اسوقت گیت گائیں کہ آپکی روح خوش ہو جائے۔ مگر جبکہ کام نکل چکا تھا اب کسکو غرض پڑی تھی کہ جھوٹی مدح سرائی کرے لہذا سب چپکے سنتے رہے کہ اچھو بڈھا خود ہی تمام ہے کر لینے دو۔

مگر سب سے زیادہ افسوس کا مقام ہے کہ آج بھی جب ناقابلیت کا اظہار کر رہے ہیں تو نام عمر ہی اور ابو عبیدہ کا لیتے ہیں۔ اور یہ نہیں کہتے کہ جو خلیفہ رسول تھا اوسکی اطاعت قبول کئے ہوتے اوسکی مدد کرتے جو اس عذاب ابدی سے نجات پاتے مگر جب مرتے وقت ابو جہل نے نہ اقرار کیا تو یہ کیا اقرار کرتے۔

چوتھا افسوس آپکو اشعث بن قیس پر ہے کہ کیوں نہ قتل کیا۔ مگر وہ کیوں قتل کرتے اونکو معلوم تھا یہی ایک روز کیج ہو، خلافت لوٹانے میں کوشش کریگا فرقہ خوارج کا سرغنہ ہوگا لہذا بجائے اسکے وہ قید ہوتا یا قتل کیا جاتا۔ اس عزت کا مستحق ہوا کہ خلیفہ نے اپنی ہمشیرہ عزیزہ کو اوسکی زوجیت میں دیا جسکی بیٹی جعدہ بنت اشعث نے جناب امام حسنؑ کو زہر دیکر شہید کیا۔ اور خلف اکبر محمد بن اشعث نے جناب امام حسینؑ سے جو سلوک کیا کربلا میں وہ کسی سے مخفی ہے۔

پانچواں افسوس اسپر ہے کہ جہاں خالد کو ملک شام کی طرف بھیجا تھا۔ وہاں عمر کو بھی عراق کی طرف بھیجتا۔ مگر اسکا منشا نہیں معلوم ہوتا کہ کیا تھا۔ کیونکہ فتوحات کے لئے شجاعت اور حسن تدبیر دونوں درکار ہے۔ انکی شجاعت کا حال ابوبکر سے بڑھکر کون جان سکتا ہے کیونکہ جنگ [illegible] خود ابوبکر صاحب ہی فرمایا کرتے سب سے پہلے بھاگنے والوں میں [illegible] تو جب بھاگ کر پلٹ آنے میں بھی عمر صاحب کوئی کافی حصہ نہ پایا تو شجاعت کیا دکھاتے۔

رہا حسن تدبیر کہ رائی معقول دی انتظام عمدگی سے کرے۔ اسکا حال سبکو معلوم ہے کہ عہد رسول اللہ سے انکی جو راے ہوتی خلاف عقل جسکا نتیجہ بجز خرابی و تباہی و بربادی کچھ نہ تھا۔ سب سے پہلی لڑائی اسلام میں بدر کی ہوئی جسمیں انکی اور ابوبکر کی بھی راے تھی کہ ابوسفیان والا قافلہ نکل گیا۔ آپ پھر چلیے قریش وہ ہیں جو کبھی ذلیل نہوئے جسپر حضرت کو کسدر جہ ملال ہوا اور آپنے انکی راے کو ایک سفیہانہ بلکہ منافقہ راے قرار دیا اور جنگ کر کے کامیاب ہوے۔

جنگ احد کا حال سبکو معلوم ہے کہ انلوگونکو حضرت کی شہادت کا یقین ہو گیا سب بھاگ گئے تھے۔ اسکی صلاحیں ہو رہی تھیں کہ ابوسفیان سے صلح و مصالحہ کرنا چاہیے جسکو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیسا ایمان تھا اور کیسی عقل کہ ایک ایسی قاتح استدعا کی جائے۔ جسکے تین سے جنگ بدر میں کام آچکے تھے۔ اگر اوسکو قابو ملتا تو کیا ایک مسلمان کو بھی زندہ چھوڑتا بشرطیکہ وہ مسلمان ہوتا۔

جنگ خندق میں انکی راے سبکو معلوم ہے کہ عمرو بن عبدود سے دشمن کی تعریف کر کے کسطرح مسلمانوں کا دل توڑا کہ پھر کسیکو جنگ کی ہمت ہی نہوئی۔ اگر جناب امیر نہ فتح کرتے تو لشکر اسلام تباہ ہو چکا تھا۔

پھر صلح حدیبیہ کا حال بھی معلوم ہے کہ کسطرح صلح کے مخالف تھے۔ حالانکہ خود مرد میدان نہ تھے مگر مسلمانونکے قتل ہونے کے تماشے کے شائق تھے۔ حالانکہ یہ صلح حسب ارشاد رسول ایسی فتح تھی کہ کبھی اسلام کو اتنا نفع ہوا جو اس صلح سے ہوا۔ خدا نے اسکا نام فتح مبین رکھا۔

عہد ابوبکر میں انکی راے تھی کہ اسامہ حکومت لشکر سے معزول کیا جائے جسپر ابوبکر صاحب نے انکی داڑھی پکڑی اور معلوم کیا کچھ کہا

ں مرتدین و مانعین زکوۃ میں بالکل مخالف تھے حالانکہ خود قرار کرتے ہیں کہ ابوبکر کی راے پر اگر عمل کیا جاتا تو اسلام تباہ ہو جاتا۔

خود اپنے عہد میں جنگ ایران و روم کے متعلق فرماتے ہیں کاش ہمارے اور اونکے درمیان کوہ آتشی حائل ہوتا کہ نہ وہ ہم پر چڑھ آتے نہ ہم ان پر جاتے۔

فتح مصر کے متعلق انکی رائے بالکل خلاف تھی استخارہ بھی منع آیا تھا مگر عمرو عاص نے زبردستی فتح کیا۔

بحری جنگ کو یہ بالکل ناپسند کرتے تھے۔ اور اسیوجہ سے ملک حبشہ ابتدائے خلافت ابوبکر میں ممالک اسلامیہ سے خارج ہوگیا۔ حالانکہ بحری جنگ اس زمانہ میں جیسی ضروری اور مفید سمجھی جاتی ہے اوس سے کسکو انکار ہوسکتا ہے پھر یہ معلوم کیا سمجھ کر ابوبکر صاحب نے مرتے وقت اسپر افسوس کیا کہ کاش عمر کو ملک عراق کی طرف بھیجتا کیونکہ شجاعت اور حسن تدبیر انکی دونو آپکے پیش نظر ہے۔

ہاں بظاہر یہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ مرتے وقت انکی خوشامد کریں کہ شاید ہمارے بعد ہماری اولاد کے ساتھ سلوک نیک کریں۔ کیونکہ جو سلوک وہ بضعۃ الرسول کیساتھ کر چکے تھے اونکے پیش نظر تھا کیونکہ اسپر تمامی مورخین کا اتفاق ہے جسقدر ابوبکر صاحب اون حضرات پر ظلم کرنا چاہتے عمر صاحب اوسکو کر دیتے اور بعض اوقات تو اونکے ارادہ سے بڑھ جاتے۔ لہذا اس کلمہ سے چاہا کہ اپنی اولاد کے لئے ایک حق قائم کر جائیں

چھٹا افسوس آپکا اس روایت ابن قتیبہ میں تو نہیں ہے مگر کنز العمال وغیرہ میں یہ ہے کہ جب خالد کو جنگ مرتدین کے لئے بھیجا تھا تو کاش ہم ذی القصہ میں قیام کرتے کہ اگر فتح ہوتی تو خیر نہیں تو ہم مدد پہونچاتے۔ مگر اب افسوس سے کیا فائدہ مثل ہے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ بہتر ہوا جو آپ نہ تشریف لیگئے ورنہ نتیجہ بجز فرار کیا ہوتا۔

نہیں نہیں جنگ مرتدین میں آپکو یہ شرف بھی دیا گیا ہے کہ آپ ایک لڑائی میں تشریف لیگئے مگر نتیجہ وہی ہوا جو ہمیشہ ہوتا آیا تاریخ طبری میں ہے صفحہ ۱۸۷ فاول حرب کانت فی الردۃ بعد وفات النبی حرب العنسی وقد کانت حرب العنسی بالیمن ثم حرب خارجۃ بن حصین ومنظور بن زبان وغطفان والمسلمون غازون فالجأوا ابابکر الی اجمۃ فاستتر بھا ثم ہزمہم اللہ المشرکین۔

یعنی ایام ارتداد میں سب سے پہلے جنگ اسود عنسی سے ہوئی یمن میں ۔ پھر حرب خارجہ بن حصین و منظور بن زبان و عطفان جسمیں مسلمان جنگ کرتے تھے ۔ پس رخ کیا ابوبکر نے طرف نیستان کے اور چھپ رہے اوسمیں ۔ بعدہ ہزیمت دیا خدا نے مشرکین کو ۔ پس اگر خدانخواستہ اور لڑائیوں میں بھی شریک ہوتے تو یہی نتیجہ ہوتا جو یہاں ہوا ۔ لہذا اوسیر افسوس بغرض اظہار جواں مردی ہے ۔ کہ کوئی نہ کہے آپکے دلمیں شجاعت نہ تھی ۔ نہیں تھی مگر قلبی نفاق سے مجبور تھے ۔

ساتواں افسوس آپکو اسپر ہے کہ کاش میں پوچھے ہوتا آپکے بعد خلیفہ کون ہوگا کہ پھر ایک آدمی بھی نزاع نکرتا جس سے اسقدر تو بالیقین معلوم ہوا کہ اپنی خلافت کا کسیطرح آپکو وہم و گمان نہ تھا نہ حضرت نے اشارہ پایا کہ یہ بھی انکی خلافت کا اشارہ کیا تھا ۔ پھر اسکے ساتھ انکا تسلط خلافت پر اور اس بیباکی سے اوسمیں دخل اندازی بالکل اسلام کے خلاف ہے افسوس کہ رسول اللہ نے ایک نہیں لاکھوں حدیثیں معنی کنایۃً اور صراحۃً فرمائیں ۔ مگر افسوس انکا دل اور کان اسدرجہ خدمت رسول سے غائب تھا کہ ایک بھی انکو نہ معلوم ہوا نہ ابتدائے رسالت والی حدیث معلوم ہوئی کہ حضرت نے جب روز اظہار نبوت کیا ہے اوسی روز اپنے خلیفہ کا بھی اعلان دیا مگر انکو نہیں معلوم ۔ حجۃ الوداع سے معاودت کے بعد خم غدیر میں اتنا بڑا خطبہ آپنے پڑھا لاکھوں صحابہ کے مجمع میں مگر انکو نہ معلوم ہوا کہ حضرت کسیکو خلیفہ کر رہے ہیں یا کیا ۔

بمجال اہلسنت میں یہ تو کہ نہیں سکتا کہ مرتے وقت آپ ایسا صریحی کذب فرماتے ہیں مگر کیا اوسوقت بھی نہ معلوم ہوا جب سریر خلافت پر جلوہ گر ہوئے کہ بعد طلبی خلیفہ رسول کا فرمان جاری کیا ہے تو اوس خلیفہ نے کیا جواب دیا ۔

کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ میں ہے ۔

فلقی عمر ابابکر فقال لہ الا تاخذ ھذا المتخلف عنک بالبیعۃ فقال ابوبکر لقنفذ وھو مولی لہ ۔ اذھب فادع

کہ عمر ابوبکر کے پاس آئے اور کہا کہ کیوں نہیں پکڑتے ہو اس متخلف کو جو تمہاری بیعت سے علیحدہ ہوا ہے ۔ ابوبکر نے قنفذ سے جو اونکا